

Registered

L. No. 89

نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۳۴) مطبوعہ ۱۹ - اگست ۱۹۰۴ء بروز جمعہ جلد (۳۲)

گلدستۂ اخبار

پادری وگرم صاحب سی - ایم - ایس مشن لاہور کے ڈیوِنٹی کالج کے پرنسپل کی شادی ۳ - اگست ۱۹۰۴ء کو ٹرینیٹی چرچ لاہور میں منعقد ہوئی - تمام دیسی مسیحی اس کلیسیا کے مدعو تھے ایک دیسی پادری صاحب نے نکاح دیا - مبارک ہو ** لاہور** کے مسٹر ایس - این چند لال - بی - اے - ایل - ایم - ایس (یعنی امتحان اسسٹنٹ سرجنی) میں کامیاب ہوئے اور کل فہرست میں دوسرے لیکن پنجاب کے طلبا میں اول رہے امید ہے کہ وہ امرتسر جنرل ڈیوٹی پر آوینگے ** ۱۰ اگست** کو ڈاکٹر ہم لشپ صاحب بمبئی کی میم صاحبہ نے بعارضۂ ہیضہ انتقال کیا - بشپ صاحب دورہ پر احمد نگر کی طرف گئے ہوئے تھے - بیماری کی خبر بذریعہ تار پاکر اسپشل ٹرین میں شام کے وقت چلے - اسٹیشن پر انکو اپنی بیوی کے انتقال کی خبر ملی ** مدراس** کے ڈاکٹر جان مرڈک صاحب کو جو ہندوستان میں سی - ایل - ایس کے روح و رواں ہیں انکی خدمات کے صلہ میں گورنمنٹ کیطرف سے اول درجہ کا قیصر ہند تمغہ عطا کیا گیا ہے ** کوریا** میں صرف مرقس کی انجیل کے ذریعہ سے ہزارہا لوگوں نے مسیحی مذہب کو اختیار کیا ہے - بیس سال سے کم عرصہ گذرا کہ مشن کا کام شروع ہوا تھا - مگر آج دس ہزار عیسائی عشاء ربانی میں داخل ہیں - اور ۱۹۵۰ کلیسیائی خومیں ہیں اور بیشمار لوگ مسیحی ہونیکا شوق ظاہر کرتے ہیں - **ہمارے** معظم و مکرم ڈاکٹر وائیٹ برخت صاحب کی بڑی صاحبزادی الگزنڈرا سکول امرتسر میں استاد مقرر ہو کر ولایت سے آگئی ہیں

دو دیسی مسیحی عورتیں فیروزپور سے امریکہ گئی ہیں تاکہ ڈاکٹری تعلیم حاصل کریں ** مورخہ ۲ - ستمبر** جمعہ کو ٹون ہال شملہ میں حضور لیڈی اینہل مینا بازار کھولینگی تاکہ عیسائی مستورات کو فائدہ پہنچے ** لاہور** کے مشہور ڈاکٹر ریذیڈنٹ بالکشن کول نے معقول قدردانی پر ملازمت سرکار حضور کشمیر قبول فرمائی ہے ** امیر صاحب کابل** نے اپنے مصاحب سردار فتح اللہ خان کو صوبہ غزنی کا گورنر مقرر فرمایا ہے ** لاہور** کا کیبرج درکشاپ سکھر کو جائیگا اور سکھر کا لوکو درکشاپ لاہور میں آئیگا - **میڈیکل کالج** کلکتہ کے تین سولہ ورڈرس نے کالج اس بنا پر چھوڑ دیا ہے کہ کسی لڑکے نے ایک پھول توڑ لیا اور اسپرمالی نے بہت بے عزتی کی ** میڈیکل سٹوڈینٹس** اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ صاحب کے پاس شکایت لیکر گئے لیکن انہوں نے بھی کچھ پروانہ کی ازیں وجہ کلکتہ میں آجکل بہت شور و شر ہو رہا ہے ** چند** نجومیوں نے کابل میں پیشین گوئی کی ہے کہ دو ماہ کے اندر اندر کابل میں وبا نازل ہوگی - امیر نے ان نجومیوں کو گرفتار کر لیا ہے اگر پیشین گوئی غلط نکلی تو سزا دی جائیگی ** گورنمنٹ** پنجاب نے طالب علموں کے وظائف کی ترقی کے لئے چالیس ہزار روپیہ منظور فرمایا ہے ** میسور** کے پارک میں مہاراجہ صاحب کا موجودہ بت ناپسند ہوا - اب خیال ہے کہ دوسرا بت منگوایا جاوے ** کراچی** میں افسروں کی بیوگان کی مدد کے لئے جو تماشا کیا گیا تھا اسمیں ایک معقول رقم دستیاب ہوئی ** ہند** کے پہاڑی توپخانہ کے افسر آیندہ میجر مقرر ہوا کرینگے نہ کہ کپتان ** تبت** مشن کے خرچ کا تخمینہ تین لاکھ لگایا گیا تھا - لیکن اس سے تین گنا رقم مالی سال کے اختتام پر اس مہم میں اُٹھ جائیگی ** تبت** مشن لاسہ کے نزدیک پہنچ رہا ہے - ابھی تک پختہ خبر نہیں ہے کہ آیا دلائی لامہ چین میں بھاگ گئے ہیں یا وہیں ڈٹ رہے ہیں ** دانتوں** کے ذریعے بھی انگوٹھے کے نشانوں کی طرح مجرموں اور دیگر اشخاص کی شناخت کا طریق دریافت کیا گیا ہے

نو ایجاد - ایک شخص نے ریڈیم کے ذریعے ایک گھڑی تیار کی ہے طرفہ یہہ کہ اسکی حرکت کبھی بند نہ ہوگی ** انگلیوں** کے نشانوں کو کوریا میں بارہ سو سال سے انسان کی شناخت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے ** دنیا** کے سب ملکوں سے بڑھکر سزائے موت چین میں زیادہ ملتی ہے ہر سال ۱۲ ہزار مجرم سزائے موت پاتے ہیں ** کانپور** اور آگرہ میں ۳۴ دن برابر بارش ہوتی رہی ** برٹش** پارلیمنٹ میں لارڈ جارج ہملٹن نے کہا کہ حفاظت ہند کیلئے ایک لاکھ گورہ فوج کا ذخیرہ لازمی ہے ** جاوہ** میں ایک قسم کا پھول ہوتا ہے جس سے ایسی پر زور خوشبو نکلتی ہے کہ پورا جوان آدمی بھی اسے دیر تک برداشت نہیں کر سکتا ** امیر صاحب** کابل نے مقامی کمپنیوں سے کپڑوں کے نمونے فوج کی وردی کے لئے طلب کئے ہیں ** سفیر کابل** شملہ سے کوئٹہ ہوکر سردار محمد ہاشم خان سے ملاقات کرنے گئے ہیں یہہ امیر شیر علی مرحوم کی دختر ہے ** گورنمنٹ** ہند سے پانچ ہزار روپیہ ماہوار ملتا ہے اسکے علاوہ معقول رقم کابل سے بھی ملتا ہے ** لودیانہ** میں رات کے وقت بادل تو خوب گھرے رہتے ہیں لیکن سوائے بوندا باندی اور کچھ نتیجہ نہیں - مگر اس سے پہلے خاصی بارش ہو چکی ہے اور فصل بھی بوئی گئی

ایڈیٹوریل نوٹس

اب کوئی کالا نہ رہیگا

حال میں ڈاکٹر طامس ایلڈرج صاحب باشندہ فلاڈیلفیہ واقعہ شمالی امریکہ نے ایک حبشی سیاہ فام لڑکے کو اپنے تجربے سے سفید بنانے کی کوشش کی ہے۔ ہر روز نصف گھنٹہ تک ایکس ریز x-rays اور ریڈیم ریز Radium rays کو ملا کر استعمال کیا گیا چنانچہ وہ لڑکا ایک ماہ کے اندر بالکل سفید ہو گیا۔ اس کے بعد ایک چیتے کے بدن پر سے بھی داغ دور کرنے میں کامیابی ہوئی ہے۔ بہت سے حبشیوں نے ڈاکٹر ایلڈرج صاحب سے درخواست کی ہے کہ وہ مہربانی فرما کر ان کا رنگ بھی تبدیل کر دیں تاکہ اُن کے حقوق بھی گورے چمڑے والوں کے برابر ہو جاویں۔ (مترجم نبوں)

شاید یہ کوشش یرمیاہ ۱۳: ۲۳ کو باطل کر دینے کے لئے کی گئی ہے جہاں پر مرقوم ہے کہ "کیا کوشی آدمی اپنے چمڑے کو یا تیندوا اپنے داغوں کو بدل سکتا ہے" اور شاید مخالفین اس تجربہ کو دیکھ کر مقام محولہ بالا کے برخلاف بول اٹھیں کہ دیکھو ایک شخص نے بائیبل کے برخلاف سیاہ کو سفید کر دیا۔ اب اس آیت میں صداقت کہاں رہی؟ مگر ہم کہتے ہیں کہ صداقت ہمیشہ بجنسہ رہی اسکا ابطال ہرگز نہیں ہوا اور نہ ہو سکتا ہے۔ بلکہ برعکس اس کے اسکی تصدیق اور نجات کے کام کی جو خدا نے خداوند مسیح کے ذریعہ سے کیا تائید ہوتی ہے۔ نہ تو کوشی آدمی نے اور نہ تیندوے نے خود بخود اپنے رنگ کو صاف کیا بلکہ اس کام میں غیر کی وساطت لازمی ہے۔ اور قدرت ہی میں ایسے اسباب نظر آتے ہیں جو قدرت کی بعض کارگیریوں کو بدل سکتے ہیں۔ مگر پھر بھی یہہ خیال رہے کہ انسان خود بخود اپنی رنگت کو بدل نہیں سکتا مگر غیر کے ذریعہ سے اس طرح انسان اپنے گناہوں کا علاج خود بخود نہیں کر سکتا مگر ایک ڈاکٹر حاذق ہے جو اُس کے ان طبعی داغوں کو تمامیں قدرت میں سے اپنے کفارہ کی ایکس ریز اور روح القدس کی ریڈیم ریز سے دور کر دیتا اور بالکل سفید بنا دیتا ہے "اگرچہ تمہارے گناہ قرمزی ہوویں پر برف کی مانند سفید ہو جائینگے" (یسعیاہ ۱: ۱۸) اور انکو لونڈی کر کے "خدا کے فرزندوں کے حق میں شامل کر دیتا ہے"۔

خمیر کی تمثیل

خداوند مسیح کی تمثیلوں میں سے یہہ ایک بڑی مشہور تمثیل ہے جو متی ۱۳ باب ۳۳ آیت میں مندرج ہے۔ اس تمثیل سے مسیح نے آسمان کی بادشاہت (یعنی مسیحی مذہب) کی ایک خاص صفت بیان کی ہے۔ خمیر کی خاصیت بڑی غور طلب ہے اور جب ہم آسمان کی بادشاہت (یعنی مسیحی مذہب) کا خمیر سے مقابلہ کرتے ہیں تو ان میں من کل الوجود مشابہت پائی جاتی ہے خمیر مقدار میں تھوڑا ہوتا ہے اور اپنے سے کئی گنا زیادہ مقدار آٹے کو تھوڑے ہی عرصے میں خمیر کر ڈالتا ہے۔ پھر خمیر کا عمل آٹے میں اندر ہی اندر اور خفیہ طور پر ہو جاتا ہے خمیر آٹے کی حالت۔ خاصیت۔ ذائقہ سب کچھ بدل دیتا ہے۔ اسی طرح مسیحی دین دنیا کے ہر ایک معاملات میں خواہ مذہبی ہو خواہ اخلاقی خواہ روزمرہ کے برتاؤ کی نسبت ہو۔ اندر ہی اندر ایسے خفیہ طور پر اثر کرتا ہے کہ انسان کی کایا کو بالکل پلٹ دیتا ہے آج وہ زمانہ ہے کہ ہر ایک سوسائٹی اسی خمیر سے خمیری ہو رہی ہے جس طرح گندھا ہوا آٹا اوپر سے جوں کا توں رہتا ہے اور اسکی حالت میں کچھ فرق نظر نہیں آتا مگر اندر ہی اندر خمیری ہو جاتا ہے اور اگرچہ فی نفسہ آٹا ہی رہتا ہے پھر بھی اسکی حالت۔ خاصیت اور ذائقہ بالکل تبدیل ہو جاتا ہے اسی طرح مسیحی مذہب نے ہر مقام پر ایسا اثر کر رکھا ہے کہ سوسائٹیوں کی نہ صرف اندرونی ہی بلکہ بیرونی حالتوں کو بھی ایسے نہ معلوم طور پر تبدیل کر دیا ہے کہ اہالیان سوسائٹی کو اسکی مطلق خبر بھی نہیں جیسا کہ موجودہ مختلف سوسائٹیوں کے اکثر اقوال و اطوار سے واضح ہے۔

ریویو

آج ہمارے سامنے ایک چھوٹا سا رسالہ رومن میں بنام "چاروں انجیل کا مضمون سانقہ ہدایت والی آیتیں" مصنفہ مس گریفیلڈ صاحبہ میڈیکل مشن لودیانہ موجود ہے۔ مس صاحبہ نے اس رسالہ میں ہر ایک انجیل کا علیحدہ علیحدہ اور باترتیب مضمون درج کیا ہے اور ہر ایک مضمون کے محاذی بائیں طرف باب اور آیات کا پورا پورا نشان دیا ہے۔ دائیں طرف کے کالم میں اس مضمون کے متعلق اور اسی مضمون میں سے خاص آیت بجنسہ یا اپنے الفاظ میں مندرج کر دی ہے جو اس تمام مضمون پر ایک گونا حاوی ہے یا اس میں خاص ہے اور اس آیت کے مقابل میں بھی دائیں طرف اس آیت کا حوالہ بھی دیدیا ہے یہہ رسالہ مسیحی مناددوں اور استاددوں کے لئے نہایت کارآمد ہے کسی ضرورت کے وقت وہ فی الفور چاروں انجیلوں میں سے جس انجیل میں سے چاہیں ایک خاص پورا مضمون نکال سکتے ہیں اور اسکی محاذی سنہری آیت سے اور جو کم و بیش اس مضمون پر حاوی ہے فی البدیہہ وعظ کہہ سکتے ہیں قیمت ۱ر مع محصول ڈاک بھیجنے پر مس صاحبہ موصوفہ سے یہہ رسالہ مل سکتا ہے۔ اسمیں ایک خوبی یہہ ہے کہ اس رسالہ کو چھوٹی رومن بائیبل یا انجیل کے ساتھ ملحق کر سکتے ہیں۔

مضامین

ستیارتھ پرکاش درپن

(۹۳) سوال

بد روحوں کا چرچا

جب شام کا کھانا چنا گیا تھا شیطان نے شمعون کے بیٹے یہوداہ اسکریوطی کے دل میں ڈالا کہ اُسے پکڑوا دے (یوحنا ۱۳: ۲)۔

(محقق) یہہ بات درست نہیں۔ کیونکہ عیسائیوں سے پوچھنا چاہئے کہ اگر شیطان سب کو بہکاتا ہو تو شیطان کو کون بہکاتا ہے۔ اگر کہو کہ شیطان خودبخود بہکایا جاتا ہے تو پھر انسان بھی خود بخود بہکایا جا سکتا ہے۔ پھر شیطان کا کیا کام؟

(رہبر) درست بات یہہ جو خداوند نے بتلائی کہ شیطان جھوٹا ہے بلکہ جھوٹ کا باپ ہے (یوحنا ۸: ۴۴) جب ایسا شخص آدم وحوا کو بہکانے میں کامیاب ہوا اور بنی آدم کا دل سب چیزوں سے زیادہ حیلہ باز ہے۔ ہاں وہ نہایت فاسد ہے (یرمیاہ ۱۷: ۹) تو اس صورت میں شیطان اور انسان اخلاقی ہم جنس ہوئے اور مشورہ دینا لینا ویسی عام بات ہو گئی ہے جیسے ایک آدمی دوسرے پر بڑا اثر ڈال سکتا ہے۔ اُسکو فریب دے سکتا ہے۔ اور ترغیب بد دیکر کوئی بڑا فعل بھی کروا سکتا ہے۔ بنی آدم میں یہہ روزمرہ کارروائی ہوتی ہے۔ تو پنڈت جی کو جب اپنے قول کے اُن بہکانیوالوں کو دنیا سے ذرہ دور تو کر دکھادیں۔ اُن بہکانیوالوں کا کیا کام ہے۔

(محقق) اور اگر شیطان کا پیدا کرنے والا اور بہکانیوالا خدا ہے تو وہی شیطان کا شیطان عیسائیوں کا خدا ٹھہرا اور خدا ہی نے سب کو اُس کے ذریعہ سے بہکایا ہے۔ بھلا ایسے کام خدا کے ہو سکتے ہیں؟

(رہبر) آپ یہوداہ کے وکیل تو بنے مگر خدا کو خواہ مخواہ دشنام کیا ہے۔ اسیطرح تو شیطان نے یہوداہ کے دل میں ڈالا تھا کہ وہ اپنے خداوند کو پکڑوائے اور بےعزت کروائے۔ وہ خود ہی اتنا حوصلہ نہ کرتا۔ تاہم معلوم ہو کہ بائبل کا یہہ بیان ہے کہ خدا نے انسان کو اور فرشتوں کو پاک بنایا اور چونکہ وے شرع کے پابند کئے گئے کیونکہ ذی شعور تھے۔ تو وہ اپنی اپنی مرضی کی آزادگی سے نافرمانی کرکے اپنی اصلی حالت سے گر گئے اور اِس لئے سزا کے لائق ٹھہرائے گئے ہیں۔ لہٰذا یاد رکھنا کہ اگر خدا شیطان کو شیطان اور انسان کو گناہ آلودہ پیدا کرتا تو گناہ اور سزا کوئی عیب یا دھبہ نہ ہوتے اور نہ گناہ کی سزا ہوتی اور نہ انسان کو مکرر امر و نہی فرمائے جاتے۔ ان اگر تناسخ کا خیال صحیح ہوتا تب تو یہہ کہہ سکتے کہ خدا ہی نے بدروحوں کو بد اور انسان کو گنہگار پیدا کیا اور اُس نے بھی مایا کے بس میں بےبس ہو کر ایسا پیدا کیا (دیکھو رسالہ آواگون یا ابدی زندگی) لاچاری امر تھا مگر بائبل کی تعلیم یہہ ہے کہ ہر ایک اخلاقی فعل مرضی کی آزادگی سے سرزد ہوتا ہے۔ اور ایک مرضی دوسری پر آزادگی کے ساتھ اثر کر سکتی ہے یہہ واقعی حال ہے۔ خدا کسی کو بہکاتا نہیں۔ بلکہ منع کرتا ہے کہ فریب نہ کھاؤ۔ (گلیتون ۶: ۷)، اور اپنے آپ کو آزاد جانو مگر اِس آزادی کو بدی کا پردہ نہ بناؤ (۱ پطرس ۲: ۱۶)۔ فرشتوں اور انسانوں کے گناہ کرنے۔ بہکنے اور بہکانے کی یہہ فلسفہ ہے جو انجیل مقدس بیان کرتی ہے (دیکھو بھی سوال ۷ و ۵۸)۔ اور وہ فلسفہ جو دنیا میں بدی کے رواج کی وجہ بیان کرنے کی خاطر تین ازلی یادوازلی ایک بھلا اور ایک برا بتلاتی ہے اور یا اس دنیا کا بنانیوالے کو مخلوق مثل برہما یا ڈیمی ارگس بتلاتی ہے وہ حقیقی خدا کے خالق و مالک کو خارج کرتی ہے۔

(محقق) سچ تو یہہ ہے کہ عیسائیوں کی اِس کتاب کو الہامی اور عیسیٰ کو خدا کا بیٹا جنہوں نے بنایا وہ شیطان ہوں تو ہوں۔

(رہبر) ایسی ہی تحقیق شیطان کی عنایت سے ہوا کرتی ہے (۲ قرن ۴: ۴) کیا وہ شیطان اور اُس کے کاموں کو ناس کرنے والے ہیں وہ شیطان کہے جا سکتے ہیں؟ مقابلہ کرو متی ۱۲: ۲۴-۲۹ و ۱ یوحنا ۳: ۸۔ اور افسیوں ۶: ۱۱ و ۱۲) ان مقامات میں بیان ہے کہ خداوند یسوع اور اُس کے پیرو شیطان کو اور اُسکے کاموں کو برباد کرنے کے درپے ہیں۔ اور ایسی کتاب جو انسان کو اُس کے گناہ سے اور اُس کے پوشیدہ دشمنوں سے آگاہ کرے اور اُن سے رہائی دلانیوالے کا پتا دے وہ اور وہی کتاب ہے جو خدا کی طرف سے انسان کی بھلائی کے لئے ہو سکتی ہے۔ دیگر ہوائی قصے ہمارے کس کام ہیں؟

معلوم ہوتا ہے کہ پنڈت دیانند صاحب شیطان اور بدروحوں کے وجود کے قائل نہیں تھے۔ لیکن سچ تو یہہ ہے کہ صرف بائبل کی تعلیم پر اعتراض پیدا کرنے کے لئے یہہ ڈھنگ اختیار کئے تھے ورنہ ویدوں میں تو شیاطین اور بدروحوں کے قصے بھرے پڑے ہیں۔ اور میں آجکل کے ہندؤوں کی خاطر چند ایک نظیریں ویدوں سے درج کرتا ہوں۔

رگ وید منڈل اول۔ گیت ۱۲۔ آیت ۵۔ اے نورانی اگنی جس کے لئے تیل انڈیلا جاتا ہے ہمارے دشمنوں کو بھسم کر دے جنکو راکھشس بچاتے ہیں۔

پھر منڈل اول۔ گیت ۲۱۔ آیت ۵۔ اندر اور اگنی ہماری جماعت کے نزد آؤ۔ راکھشسوں کو برباد کرو۔

پروفیسر گرفتھ صاحب راکھشس کی یہہ کیفیت بیان کرتے ہیں کہ راکھشس بھوت یا بدروحیں ہیں جو رات کو ادھر ادھر پھرتی ہیں اور آدم زاد کو بعض اوقات نگل جاتی ہیں۔ قربانیوں اور نیک آدمیوں میں خلل انداز ہوتی ہیں اور آریا قوم کے برخلاف ہیں۔

سے نیست ونابود کرد وںگا۔ سو عمونی لوگوں میں سے کاٹے گئے اور نیست ونابود کئے گئے۔ کوئی عمون کی سرزمین کو نہیں کہتا ہے کہ یہہ میرا ملک ہے اب خانہ بدوش قومیں وہاں پھرتی رہتی ہیں ؛

مسیح سے قریب ۶۰۰ برس پیشتر یرمیاہ نے پیشگوئی کی ربّاہ ایک کہنڈر ہو جائیگا۔ بھلا کیا اسوقت کوئی اسبات کو یقین کر سکتا تھا جس حال کہ یہہ شہر نہایت بڑے استحکام کے ساتھہ آباد تھا؟ ایک سرسبز ملک میں ایک نہایت خوشنما ندی کے کنارے پر واقع تھا اور اسمیں ایک بہت مستحکم قلعہ تھا جسکو لے لینے کی دشمن کو مجال نہ تھی۔ زرخیز ملک بھو کا بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ اگر اسوقت کوئی کہے کہ لنڈن شہر اجاڑ ہو جائیگا اور کہنڈروں کا ڈھیر بن جائیگا۔ اور وہاں درندے بسینگے اور بھیڑ بکریاں چرینگی تو کیا ہم اِس بات کو یقین کرینگے ؟ اسیطرح اُن دنوں میں عمونی بھی یقین نہیں کر سکتے تھے کہ انکا خوشنما اور مضبوط دارالخلافہ موجودہ بربادی کی حالت میں پہنچیگا۔ کہ وہاں ایک کہنڈر بنجائیگا زمانہ حال کی تواریخ کیسی عجیب طور سے بائبل کی پیشینگوئیوں کی پورے ہونیکی شہادت دیتی ہے ؛

راقم

پادری۔ بی۔ بی۔ رائے از سہارنپور

بمبئی میں جانکی بائی ایک ہندو عورت کی فیاضی اور ہمت کی تعریف ہو رہی ہے۔ جس نے کئی سال سے اپنے ذمے یہہ خدمت لے رکھی ہے کہ محتاج اور غریب حاجیوں کے لئے چندہ جمع کرکے اُن کی خبرگیری کرتی رہتی ہے ۔ اور یہہ خیال نہیں کرتی کہ میں ہندو ہوں مسلمان حاجیوں کی ہمدردی مجھہ پر فرض نہیں ہے۔ پولیس کمشنر نے اِس عورت کو ایک تمغا عنایت کیا۔ اور ایک بڑے جلسے میں اُس کی ہمت و فیاضی کی تعریف کی ؛ (تہذیب نسواں)

اَدُوم

موآب کے جنوب میں ادوم واقع تھا۔ اضحاق کا بڑا بیٹا عیسو ادومیوں کا بانی تھا استثنا ۲ باب ۱۲ آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کوہ شعیر میں پہلے حوری قوم کے لوگ بستے تھے جنکو نکالکر عیسو کی اولاد وہاں بود باش کرنے لگی۔ اغلب ہے کہ حوریوں میں شاہی انتظام نہ تھا بلکہ اُن کے رئیس سلطنت کا انتظام کرتے تھے پیدائش ۳۶: ۲۱ آیت۔ ادومیوں میں بھی پہلے یہی انتظام جاری رہا۔ اسرائیلی جب مصر سے نکلے تو دریائے قلزم عبور کرنے پر موسیٰ کے گیت میں ادوم کے رئیسوں کا ذکر پایا جاتا ہے خروج ۱۵: ۱۵ آیت لیکن بنی اسرائیل کے ۴۰ برس کے بیابانی سفر تمام ہونے سے پیشتر ہی ادوم میں شاہی انتظام قائم ہوا۔ موسیٰ نے قادس برنیع سے ادوم کے بادشاہ پاس ایلچی بھیجے کہ وہ اپنے ملک میں ہوکے اسرائیل کو گذر جانے دیوے۔ پر اُس نے اسرائیل کو راہ نہ دی۔ سو اسرائیلیوں کو ادوم کی سرزمین سے گہوم کر جانا پڑا گنتی ۲۰ باب ۱۴ اور ۲۱ باب ۴ آیت۔ استثنا ۲: ۴-۸ آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اسرائیل کے لئے ادومیوں کو چھیڑنا منع تھا۔ کیونکہ بنی عیسو اُن کے بھائی ہیں یہانتک حکم ہوا کہ تم قیمت دے کے خورش اُن سے مول لیجیو تاکہ تم کھاؤ اور قیمت دیکے پانی خرید لیو تاکہ تم پیو سو بنی اسرائیل گھومکر موآب کے بیابان کی راہ میں آگئے۔ اسوقت موآب کے بادشاہ بلق نے بعور کے بیٹے بلعام کو بلایا کہ بنی اسرائیل پر بددعا کرے۔ بلعام فتور کا رہنیوالا تھا۔ بعض عالم اسکو ادوم کا بادشاہ قرار دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اسی لئے اس نے مدیاں کے بادشاہوں کے ساتھہ ملکر اسرائیلیوں سے جنگ کیا جسمیں وہ مارا گیا گنتی ۳۱: ۸ آیت۔ خیر استثنا ۲۳: ۷ و ۸ آیت سے ظاہر ہے کہ اسرائیل ادومیوں سے نفرت نہ رکھے اور اُنکی تیسری پشت کے جو لڑکے پیدا ہوں تو خداوند کی جماعت میں داخل ہویں۔ یہہ حق موآبی اور عمونی کو دسویں پشت تک نہ تھا ؛

اضحاق نے عیسو کی بابت پیشگوئی کی تھی۔ دیکھہ زمین کی چکنائی اور اوپر کے آسمان کی اُس سے تیرا قیام ہوگا اور تو اپنی تلوار سے زندگی بسر کریگا اور اپنے بھائی کی خدمت کریگا اور یوں ہوگا کہ جب تو تردد میں پڑیگا تو اُسکا جوا اپنی گردن پر سے توڑ کر پھینک دیگا پیدائش ۲۷: ۳۹ و ۴۰ آیات۔ زمین کی چکنائی اور آسمان کی اوس سے زرخیزی مراد ہے چنانچہ ادوم ایک زرخیز ملک تھا۔ وہاں عمدہ عمدہ باغ تھے کھیتی بھی خوب ہوتی تھی اور آبادی بھی بہت تھی ؛

اسرائیل کا پہلا بادشاہ ساؤل ادومیوں کے ساتھہ لڑا ۱ سموائیل ۱۴: ۴۷ آیت جب داؤد بادشاہ ہوا اور اُس نے آس پاس کے مختلف ملکوں کو جیت لیا تو ہم پڑھتے ہیں کہ اس نے ادوم میں چوکیاں مقرر کیں بلکہ سارے ادوم میں چوکیاں بٹھلائیں۔ اور سارے ادومی بھی داؤد کے خادم ہوئے ۲ سموائیل ۸: ۱۴ آیت۔ اسیطرح اضحاق کی پیشگوئی کا وہ حصہ یعنے تو اپنے بھائی کی خدمت کریگا پورا ہوا۔ داؤد کے سپہ سالار یوآب نے ادوم میں بڑی خونریزی کی ۱ سلاطین ۱۱: ۱۵ اور ۱۶ آیت۔ اُسی ایام میں ادوم کا ایک شہزادہ یعنے حدد جو چھوٹا لڑکا تھا بھاگ کر مصر میں گیا اور فرعون کا بہت منظور نظر بنگیا یہانتک کہ فرعون نے اپنی ملکہ کی بہن اسکو بیاہ دی جب داؤد مر گیا اور اُس کا سپہ سالار یوآب بھی گذرا تو حدد اپنے ملک کو واپس آیا اور تمام عمر سلیمان سے دشمنی کرتا رہا لیکن تو بھی وہ بالکل آزاد نہ ہو سکا قریب ۱۳۰ برس تک ادوم یہوداہ کے ماتحت رہا۔ اِس کے بعد یہوداہ کے شریر بادشاہ یہورام کے دنوں میں ادوم یہوداہ کے ہاتھہ سے نکلکے باغی ہوا۔ اور اُنہوں نے

مضامین

ستیارتھ پرکاش درپن

(۹۳) سوال

بدروحوں کا چرچا

جب شام کا کھانا چنا گیا تھا شیطان نے شمعون کے بیٹے یہوداہ اسکریوتی کے دل میں ڈالا کہ اُسے پکڑوائے (یوحنا ۱۳: ۲)۔

(محقق) یہہ بات درست نہیں۔ کیونکہ عیسائیوں سے پوچھنا چاہئے کہ اگر شیطان سب کو بہکاتا ہے تو شیطان کو کون بہکاتا ہے۔ اگر کہو کہ شیطان خود بخود بہکایا جاتا ہے تو پھر انسان بھی خود بخود بہکایا جا سکتا ہے۔ پھر شیطان کا کیا کام؟

(رہبر) درست بات یہہ جو خداوند نے بتلائی کہ شیطان جھوٹا ہے بلکہ جھوٹ کا باپ ہے (یوحنا ۸: ۴۴) جب ایسا شخص آدم وحوا کو بہکانے میں کامیاب ہوا اور بنی آدم کا دل سب چیزوں سے زیادہ حیلہ باز ہے۔ ہاں وہ نہایت فاسد ہے (یرمیاہ ۱۷: ۹) تو اس صورت میں شیطان اور انسان اخلاقی ہم جنس ہوئے اور مشورہ دینا لینا ویسی عام بات ہوگئی ہے جیسے ایک آدمی دوسرے پر بڑا اثر ڈال سکتا ہے۔ اُسکو فریب دے سکتا ہے۔ اور ترغیب دیکر کوئی بُرا فعل بھی کروا سکتا ہے۔ بنی آدم میں یہہ روزمرہ کارروائی ہوتی ہے۔ تو پنڈت جی کو جب اپنے قول کے اُن بہکانیوالوں کو دنیا سے ذرہ دور تو کر دکھاویں۔ اُن بہکانیوالوں کا کیا کام ہے؟

(محقق) اور اگر شیطان کا پیدا کرنے والا اور بہکانیوالا خدا ہے تو وہی شیطان کا شیطان عیسائیوں کا خدا ٹھہرا اور خدا ہی نے سب کو اُس کے ذریعے بہکایا ہے۔ بھلا ایسے کام خدا کے ہو سکتے ہیں؟

(رہبر) آپ یہوداہ کے وکیل تو بنے مگر خدا کو خواہ مخواہ دشنام کیا ہے۔ اسیطرح تو شیطان نے یہوداہ کے دل میں ڈالا تھا کہ وہ اپنے خداوند کو پکڑوائے اور بےعزت کروائے۔ وہ خود ہی اتنا حوصلہ نہ کرتا۔ تاہم معلوم ہو کہ بائبل کا یہہ بیان ہے کہ خدا نے انسان کو اور فرشتوں کو پاک بنایا اور چونکہ وے شرع کے پابند کئے گئے کیونکہ ذی شعور تھے۔ تو وہ اپنی اپنی مرضی کی آزادگی سے نافرمانی کر کے اپنی اصلی حالت سے گر گئے اور اس لئے سزا کے لائق ٹھہرائے گئے ہیں۔ لہٰذا یاد رکھنا کہ اگر خدا شیطان کو شیطان اور انسان کو گناہ آلودہ پیدا کرتا تو گناہ اور سزا کوئی عیب یا دکھ نہ ہوتے اور نہ گناہ کی سزا ہوتی اور نہ انسان کو مکرر امر ونہی فرمائے جاتے ہاں اگر تناسخ کا خیال صحیح ہوتا تب تو یہہ کہہ سکتے کہ خدا ہی نے بدروحوں کو بد اور انسان کو گنہگار پیدا کیا اور اُس نے بھی مایا کے بس میں بےبس ہو کر ایسا پیدا کیا (دیکھو رسالہ آواگون یا ابدی زندگی) لاچاری امر تھا مگر بائبل کی تعلیم یہہ ہے کہ ہر ایک اخلاقی فعل مرضی کی آزادگی سے سرزد ہوتا ہے۔ اور ایک مرضی دوسری پر آزادگی کے ساتھہ اثر کر سکتی ہے یہہ واقعی حال ہے۔ خدا کسی کو بہکاتا نہیں۔ بلکہ منع کرتا ہے کہ "فریب نہ کھاؤ"۔ (گلتیوں ۶: ۷)، "اور اپنے آپ کو آزاد جانو مگر اس آزادی کو بدی کا پردہ نہ بناؤ" (۱ پطرس ۲: ۱۶)۔ فرشتوں اور انسانوں کے گناہ کرنے۔ بہکنے اور بہکانے کی یہہ فلسفہ ہے جو انجیل مقدس بیان کرتی ہے (دیکھو بھی سوال ۷ و ۵۸)۔ اور وہ فلسفہ جو دنیا میں بدی کے رواج کی وجہ بیان کرنے کی خاطر تین ازلی یا دو ازلی ایک بھلا اور ایک بُرا بتلاتی ہے اور یا اس دنیا کا بنانیوالا کو مخلوق مثل برہما یا ذیمی ارگس بتلاتی ہے وہ حقیقی خدائے خالق ومالک کو خارج کرتی ہے۔

(محقق) سچ تو یہہ ہے کہ عیسائیوں کی اس کتاب کو الہامی اور عیسیٰ کو خدا کا بیٹا جنہوں نے بنایا وہ شیطان ہوں تو ہوں۔

(رہبر) ایسی ہی تحقیق شیطان کی عنایت سے ہوا کرتی ہے (۲ قرن ۴: ۴) کیا وہ شیطان اور اُس کے کاموں کو ناس کرنے والے ہیں وہ شیطان کہے جا سکتے ہیں؟ مقابلہ کرو متی ۱۲: ۲۴-۲۹ اور یوحنا ۳: ۸۔ اور افسیوں ۶: ۱۱ و ۱۲) ان مقامات میں بیان ہے کہ خداوند یسوع اور اُس کے پیرو شیطان کو اور اُسکے کاموں کو برباد کرنے کے درپے ہیں۔ اور ایسی کتاب جو انسان کو اُس کے گناہ سے اور اُس کے پوشیدہ دشمنوں سے آگاہ کرے اور اُن سے رہائی دلانیوالے کا پتا دے وہ اور وہی کتاب ہو جو خدا کی طرف سے انسان کی بھلائی کے لئے ہو سکتی ہے۔ دیگر ہوائی قصے ہمارے کس کام ہیں؟

معلوم ہوتا ہے کہ پنڈت دیانند صاحب شیطان اور بدروحوں کے وجود کے قائل نہیں تھے۔ لیکن سچ تو یہہ ہے کہ صرف بائبل کی تعلیم پر اعتراض پیدا کرنے کے لئے یہہ ڈھنگ اختیار کئے تھے ورنہ ویدوں میں تو شیاطین اور بدروحوں کے قصے بھرے پڑے ہیں۔ اور میں آجکل کے ہندوؤں کی خاطر چند ایک نظیریں ویدوں سے درج کرتا ہوں۔

رگ وید منڈل اول۔ گیت ۱۲۔ آیت ۵ اے نورانی اگنی جس کے لئے تیل انڈیلا جاتا ہے ہمارے دشمنوں کو بھسم کر دے جنکو راکھشس بچاتے ہیں۔

پھر منڈل اول۔ گیت ۲۱۔ آیت ۵۔ اندر اور اگنی ہماری جماعت کے زور آور مالکو۔ راکھشسوں کو برباد کرو۔

پروفیسر گرفتھ صاحب راکھشس کی یہہ کیفیت بیان کرتے ہیں کہ راکھشس بھوت یا بدروحیں ہیں جو رات کو ادھر اُدھر پھرتی ہیں اور آدم زاد کو بھی ستاتی اور نگل جاتی ہیں۔ قربانیوں اور نیک آدمیوں میں خلل انداز ہوتی ہیں اور آریا قوم کے برخلاف ہیں۔

سے نیست و نابود کردیگا۔ سو عمونی لوگوں میں سے کاٹے گئے اور نیست و نابود ہوگئے۔ کوئی عمون کی سرزمین کو نہیں کہتا ہے کہ یہہ میرا ملک ہے اب خانہ بدوش قومیں وہاں پھرتی رہتی ہیں ؛

مسیح سے قریب ۶۰۰ برس پیشتر یرمیاہ نے پیشگوئی کی ربّاہ ایک کھنڈر ہو جائیگا۔ بھلا کیا اسوقت کوئی اسبات کو یقین کرسکتا تھا جس حال کہ یہہ شہر نہایت بڑے استحکام کے ساتھ آباد تھا؟ ایک سرسبز ملک میں ایک نہایت خوشنما ندی کے کنارے پر واقع تھا اور اسمیں ایک بہت محکم قلعہ تھا جسکو لے لینے کی دشمن کو مجال نہ تھی۔ زرخیز ملک بھوکا بھی نہیں ہوسکتا تھا۔ اگر اسوقت کوئی کہے کہ لنڈن شہر اُجاڑ ہو جائیگا اور کھنڈروں کا ڈھیر بن جائیگا۔ اور وہاں درندے بسینگے اور بھیڑ بکریاں چرینگی تو کیا ہم اس بات کو یقین کرینگے؟ اسیطرح اُن دنوں میں عمونی بھی یقین نہیں کرسکتے تھے کہ اُنکا خوشنما اور مضبوط دار الخلافہ موجودہ بربادی کی حالت میں پہنچیگا۔ کہ وہاں ایک کھنڈر بنجائیگا زمانہ حال کی تواریخ کیسی عجیب طور سے بائبل کی پیشینگوئیوں کی پورے ہونیکی شہادت دیتی ہے؛

راقـــــــــم

پادری۔ بی۔ بی۔ رائے از سہارنپور۔

بمبئی میں جانکی بائی ایک ہندو عورت کی فیاضی اور ہمت کی تعریف ہورہی ہے۔ جس نے کئی سال سے اپنے ذمے یہہ خدمت لے رکھی ہے کہ محتاج اور غریب حاجیوں کے لئے چندہ جمع کرکے اُن کی خبرگیری کرتی رہتی ہے۔ اور یہہ خیال نہیں کرتی کہ میں ہندو ہوں۔ مسلمان حاجیوں کی ہمدردی مجھہ پر فرض نہیں ہے۔ پولیس کمشنر نے اس عورت کو ایک کٹھہ عنایت کیا۔ اور ایک بڑے جلسے میں اُس کی ہمت و فیاضی کی تعریف کی ؛ (تہذیب نسواں)

اَدُوم

موآب کے جنوب میں ادوم واقع تھا۔ اضحاق کا بڑا بیٹا عیسو ادومیوں کا بانی تھا استثنا ۲ باب ۱۲ آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کوہ شعیر میں پہلے حوری قوم کے لوگ بستے تھے جنکو نکالکر عیسو کی اولاد وہاں بود و باش کرنے لگی۔ اغلب ہے کہ حوریوں میں شاہی انتظام نہ تھا بلکہ اُن کے رئیس سلطنت کا انتظام کرتے تھے پیدائش ۳۶: ۲۱ آیت۔ ادومیوں میں بھی پہلے یہی انتظام جاری رہا۔ اسرائیلی جب مصر سے نکلے تو دریائے قلزم عبور کرنے پر موسیٰ کے گیت میں ادوم کے رئیسوں کا ذکر پایا جاتا ہے خروج ۱۵: ۱۵ آیت لیکن بنی اسرائیل کے ۴۰ برس کے بیابانی سفر تمام ہونیسے پیشتر ہی ادوم میں شاہی انتظام قائم ہوا۔ موسیٰ نے قادس برنیع سے ادوم کے بادشاہ پاس ایلچی بھیجے کہ وہ اپنے ملک میں ہوکے اسرائیل کو گذرجانے دیوے۔ پر اُس نے اسرائیل کو راہ نہ دی۔ سو اسرائیلیوں کو ادوم کی سرزمین سے گھوم کر جانا پڑا گنتی ۲۰ باب ۱۴ اور ۲۱ باب ۴ آیت۔ استثنا ۲: ۴۔ ۸ آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اسرائیل کے لئے ادومیوں کو چھیڑنا منع تھا۔ کیونکہ بنی عیسو اُن کے بھائی ہیں۔ یہاں تک حکم ہوا کہ تم قیمت دے کے خورش اُن سے مول لیجیو تاکہ تم کھاؤ اور قیمت دیکے پانی خرید پیو تاکہ تم پیو سو بنی اسرائیل گھوم کر موآب کے بیابان کی راہ میں آگے۔ اسوقت موآب کے بادشاہ بلق نے بعور کے بیٹے بلعام کو بلایا کہ بنی اسرائیل پر بد دعا کرے۔ بلعام فتور کا رہنے والا تھا۔ بعض عالم اسکو ادوم کا بادشاہ قرار دیتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ اسی لئے اس نے مدیان کے بادشاہوں کے ساتھ ملکر اسرائیلیوں سے جنگ کیا جسمیں وہ مارا گیا گنتی ۳۱: ۸ آیت۔ خیر استثنا ۲۳: ۷ و ۸ آیت سے ظاہر ہے کہ اسرائیل ادومیوں سے نفرت نہ رکھے اور اُنکی تیسری پشت کے جو فرزند پیدا ہوں تو خداوند کی جماعت میں داخل ہوویں۔ یہہ حق موآبی اور عمونی کو دسویں پشت تک نہ تھا ؛

اضحاق نے عیسو کی بابت پیشگوئی کی تھی کہ دیکھ زمین کی چکنائی اور اوپر کے آسمان کی اوس سے تیرا قیام ہوگا اور تو اپنی تلوار سے زندگی بسر کریگا اور اپنے بھائی کی خدمت کریگا اور یوں ہوگا کہ جب تو تردد میں پڑیگا تو تُو اُسکا جوا اپنی گردن پر سے توڑ کر پھینک دیگا پیدائش ۲۷: ۳۹ و ۴۰ آیات۔ زمین کی چکنائی اور آسمان کی اوس سے زرخیزی مراد ہے چنانچہ ادوم ایک زرخیز ملک تھا۔ وہاں عمدہ عمدہ باغ تھے کھیتی بھی خوب ہوتی تھی اور آبادی بھی بہت تھی ؛ اسرائیل کا پہلا بادشاہ ساؤل ادومیوں کے ساتھ لڑا ۱ سموائیل ۱۴: ۴۷ آیت جب داؤد بادشاہ ہوا اور اُس نے آس پاس کے مختلف ملکوں کو جیت لیا تو ہم پڑھتے ہیں کہ اس نے ادوم میں چوکیاں مقرر کیں بلکہ سارے ادوم میں چوکیاں بٹھلائیں۔ اور سارے ادومی بھی داؤد کے خادم ہوئے ۲ سموائیل ۸: ۱۴ آیت۔ اسیطرح اضحاق کی پیشگوئی کا وہ حصہ یعنے تو اپنے بھائی کی خدمت کریگا پورا ہوا۔ داؤد کے سپہ سالار یوآب نے ادوم میں بڑی خونریزی کی ۱ سلاطین ۱۱: ۱۵ و ۱۶ آیت۔ اُسی ایام میں ادوم کا ایک شہزادہ یعنے حدد جو چھوٹا لڑکا تھا بھاگ کر مصر میں گیا اور فرعون کا بہت منظور نظر بنگیا یہاں تک کہ فرعون نے اپنی ملکہ کی بہن اسکو بیاہ دی جب داؤد مرگیا اور اُس کا سپہ سالار یوآب بھی مرگیا تو حدد اپنے ملک کو واپس آیا اور تمام عمر سلیمان سے دشمنی کرتا رہا لیکن تو بھی وہ بالکل آزاد نہ ہوسکا۔ قریب ۱۳۰ برس تک ادوم یہوداہ کے ماتحت رہا۔ اِس کے بعد یہوداہ کے شریر بادشاہ یہورام کے دنوں میں ادوم یہوداہ کے ہاتھ سے نکلکے باغی ہوا۔ اور اُنہوں نے

نے اپنے لئے ایک بادشاہ بنایا ۱۰ سلاطین ۱۰۰ ہزار آیت یوں امتحان کی پیشگوئی کا دوسرا حصہ کہ نواس کا جواپنی گردن پر سے توڑ کر پھینک دیگا پورا ہوا ؞ (ع)

مراسلات

آریوں کی کرتوت

دیانندیوں کی عام بدزبانی اور دریدہ دہنی سے تو ہر کہ ومہ واقف ہیں۔ پر ذاتی تجربہ کسی کسی کو ہے۔ گو واعظین تو روز ہی ان باتوں کا لطف اٹھاتے ہیں۔ لیجئے میں آپکو حال ہی کا ایک مزیدار واقعہ سناتا ہوں جسسے ویدوں کی مذہبی شانتی کا پورا پورا ثبوت آریوں کی روش سے ظاہر و آشکارا ہوتا ہے

ہفتہ عشرہ گذرتا ہے کہ دھرم سالہ کوتوالی بازار میں اتوار کے دن بندہ تفریحاً چلا جاتا تھا کہ ایک آریا صاحب دوچار ہوئے ؞

آریا - اچھا ہوا آپ مل گئے۔ میں آپ سے ملنا چاہتا تھا ؞

بندہ - فرمایئے حکم۔ بندہ حاضر ہے۔ ارشاد ؞

آریا - آپ سے بحث کرنی ہے ؞

بندہ - بندہ تو صرف انجیل سنانے والا ہے۔ بحث کرنی ہے تو پادری صاحبان کے پاس جاؤ ؞

آریا - پادریوں سے بہت ہو چکی ہے۔ ان سے میری تسلی نہیں ہوتی ؞

بندہ - تو بھلا جب ہمارے علماء دین سے آپکی تسلی نہ ہوئی۔ تو پھر بھلا میں کون ہوں۔ جو آپکی تسلی کرسکوں۔ اگر آپ سچی تسلی چاہتے ہیں۔ تو چلئے میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں۔ پادری صاحب کے گھر میں بیٹھکر گفتگو کرینگے۔ مگر شرط یہہ ہے کہ کسی قسم کی بدتہذیبی اور بدزبانی نہیں کرنی ہوگی ؞

آریا - بدزبانی ہم کرتے ہیں۔ کہ تم کرتے ہو۔ جو ہر وقت ڈانگ (لاٹھی) ہاتھ میں لئے پھرتے ہو ؞

بندہ - توبہ کرو صاحب۔ مسیحی ایسی حرکت کبھی نہیں کرتے۔ (آریا کے سر کو ہاتھ لگاکر) دیکھوں تو آپ کے سر کو ہاتھ لگاتا تھا۔ کہ دیانندی تہذیب اور ویدی شانتی ظاہر ہوئی جھٹ آریا نے میری پگڑی اتار کر بازار میں پھینک دی۔ اور یہہ واقعہ عین کوتوالی کے دروازہ پر ہوا۔ میں تو چپ چاپ پگڑی وہیں چھوڑ کر یہہ کہتا ہوا کہ خوش رہو۔ موج کرو۔ پگڑی کی ضرورت ہے۔ تو لیجاؤ۔ آگے کو چلتا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد جب واپس آیا۔ تو کوتوالی کے دروازے پر بہت آدمی کھڑے تھے۔ اور آریا میری پگڑی بغل میں دبائے کھڑا ہے۔ مجھے دیکھکر کہنے لگا کہ اپنی پگڑی تو لیتا جا۔ میں نے کہا کہ تم لیجاؤ۔ میرے کس کام ہے۔ تو تمنے کہا کہ اچھا سماج کے واسطے لیجاونگا۔ میں نے کہا کہ سماج کے واسطے میں نہیں دے سکتا۔ ہاں البتہ اگر تمکو اپنے گھر کیواسطے ضرورت ہے تو لیجاؤ ؞

چونکہ اسوقت سو سے زیادہ آدمی جمع ہوگئے میں نے وعظ کرنا شروع کردیا۔ جسکو بڑے اطمینان سے لوگوں نے سنا۔ اگرچہ درمیان آریا کائیں کائیں کرتا رہا۔ مگر کسی نے پرواہ نہ کی ؞

اس واقعہ کے تیسرے دن پھر میں بازار میں منادی کرنے کو کھڑا ہوا۔ اور میں نے لوگوں سے کہا کہ میں انجیل کا واعظ ہوں۔ اور آپ جانتے ہیں کہ میں سوائے انجیل کے دوسری بات نہیں سنایا کرتا۔ مگر چونکہ آریا صاحبان اپنی عادت سے باز نہیں آتے۔ خواہ مخواہ مجھے چھیڑتے ہیں۔ اب اسوقت جسکو گھمنڈ اور فخر ہے آریت کا۔ میرے سامنے آکر کھڑا ہو اور میری بات کو آکر رد کرے۔ میں نیوگ کا مسئلہ پیش کرتا ہوں۔ قریب ۱۵ آدمی ہندو مسلمان آریا موجود تھے۔ کہ میں نے نیوگ کی پلیدگی اور اس مسئلہ کی نجاست بصفائی تمام کھول کر بیان کی۔ نیوگ کو بازاری حرامکاری سے بڑھکر ثابت کردیا۔ ایسا کہ لوگ دانتوں میں انگلیاں دینے لگے ؞

مگر افسوس کہ کوئی آریا مقابلہ پر نہ آیا۔ اور وہی چور آریا ہی پاس کھڑا اپنی پاکٹ بک پر دکھانے کو نوٹ کرتا رہا۔ جسوقت میں اپنا کام کرکے وہاں سے ہٹا تو تھوڑے فاصلہ پر وہی آریا جاکر کھڑے ہوئے اور اپنا وعظ شروع کیا کوئی پانچ منٹ تک بکواس کرتا رہا۔ مگر کوئی سننے کو کھڑا نہ ہوا۔ پھر لوگوں کو گالیاں دیتا چلتا بنا۔ کہ بے ایمان لوگ پادریوں کے قابو آتے ہیں۔ ہماری سننے کو نزدیک نہیں آتے ؞

اب میں ان کو کسی دن یہہ دکھانا چاہتا ہوں۔ کہ نیوگ کی بنیاد آواگون ہے ؞

راقم

نامہ نگار از دھرم سالہ

سوال

ناظرین نور افشان میں وہ اصحاب جو الفاظ کے پہچاننے والے۔ اور فقروں کے تاڑنے والے ہوں جنکی نسبت یہہ مثل صادق آتی ہے کہ تاڑ جاتے ہیں تاڑنے والے۔ مہربانی سے بتادیں کہ ۲۲ اور ۲۹ جولائی کے پرچوں میں جو مضمون "ثالث بالخیر کا المحاکمہ بین الفریقین" کے عنوان سے چھپا ہے۔ اس میں مرحوم راجہ بلی صاحب کا دماغ اور قلم کہانتک ہے۔ کیونکہ مجھکو اسمیں زیادہ حصہ انہیں کا معلوم ہے جو بصورت درستی خیال ناجائز ہے ؞

راقم

خاکپائے صادقین

سرکاری اعلان

پنجاب اور صوبہ سرحد شمال۔مغرب میں زمینداران کے لئے ایک ضروری رعایت مشتہر کیجاتی ہے۔بندوبست کے موقعہ پر مکرر پیمائش میں جریب کشون اور خاص پیمائشی نشانات کا خرچ جو اس سے پیشتر دیہاتی لوگ برداشت کیا کرتے تھے آئندہ سرکار ادا کریگی۔اسی طرح پرچہ جات یا ترمیم شدہ امسلہ کے اندراجات کی نقول بھی آئندہ زمینداران کو مفت بہم پہنچائی جایا کرینگی اور پٹواری کو جان کے اجرا کے عوض ایک قلیل فیس وصول کیا کرتا تھا معاوضہ میں بندوبست کے بجٹ میں سے بھتہ ملا کریگا۔زمیندار اشخاص کے لئے اس رعایت کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ سرکار کے خرچ کا تخمینہ صرف پنجاب میں ہی ۲۱۰۰۰ روپیہ سالانہ کیا گیا ہے ؞

دفتر پنجاب گورنمنٹ سول سکریٹریٹ
لاہور
مورخہ ۵ جولائی ۱۹۰۷ء

دستخط الیف بارنس
سپرنٹنڈنٹ باہتمام دفتر

بُدھ کی تصویر کی پرستش ملک برہما میں

پہلے لوگ پرانے مندروں وغیرہ سے بالکل آزاد ہیں دکھائی دیتے تھے لیکن اب بدھ دیو کی پرانی مورتوں کی حفاظت کا خیال بہت زیادہ پیدا ہو چلا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اخباروں کے مطالعہ سے برہما والوں نے بھی پیٹریاٹیزم کے نئے معنے سیکھ لئے ہیں ؞

تبت۔مسٹر براڈرک نے ہوس آف کامنز میں ظاہر کیا کہ گورشن کو لاسہ جانے کا حکم دیا گیا ہے لیکن اگر راستہ میں مناسب شرائط پر صلح ہو جائے تو یہہ ضروری نہیں کہ مشن لاسہ تک ہی جائے ؞

اَلْحَاکِمَہُ بَیْنَ الْفَرِیْقَیْن

نمبر چہارم

معزز و محتشم شوکت !!! آپنے مسیحیوں پر یہہ الزام لگایا ہے۔کہ انہوں نے مسئلہ تثلیث ماننے سے خدا کے تین حصے کر دیئے ہیں۔لیکن خوب غور کرنے سے آپکو بخوبی معلوم ہو جائیگا۔کہ اگر یہہ الزام تثلیث کے ماننے والوں پر عائد ہو سکتا ہے تو توحید کے ماننے والے اور اہل **اسلام** بھی اس سے بھاگ نہیں سکتے۔انسان کی عقل ایسی کمزور اور تھوڑی سی ہے کہ محض خدا کی ہستی کے ماننے ہی سے اسکو بڑی بڑی دقتیں پیش آتی ہیں۔اور جو دقتیں تثلیث کے مسئلہ میں ہیں بعینہ وہی دقتیں محض توحید ماننے میں بھی ہیں۔ہم اس دقت ایک بڑی دقت جسکا ہم نے ابھی بیان کیا ہو انتخاب کر لیتے ہیں۔سو ثابت کر کے دکھا دینگے۔کہ یہی دقت موحدوں کو بھی پیش آتی ہے۔یاد رہے کہ ہم اپنے تئیں موحدوں کے زمرے سے باہر نہیں کرتے فرق صرف اتنا ہے کہ ہماری توحید اور طرح کی ہے ؞

الزام یہہ ہے کہ تثلیث کے قائل خدا کے تین ٹکڑے یا حصے کرتے ہیں۔فرض کرو کہ آپکا یہہ الزام صحیح ہے۔اور اس لئے ہم نے تثلیث سے انکار کیا۔اور اہل اسلام کی سی توحید کو منظور کیا۔پھر دیکھئے یہہ توحید کسطرح زائل ہوتی ہے۔اس سے خدا کے کتنے حصے ہوتے ہیں۔یہان محض عقل سے کام لیا جائیگا ؞

عقل کا ایک بڑا عظیم الشان دعوے یہہ ہے کہ نیستی میں سے ہستی برآمد نہیں ہو سکتی۔دوسرا بڑا دعوے عقل کا یہہ ہے۔کہ ہستی نیستی سے مبدل نہیں ہو سکتی یعنی جو چیز ہے وہ ہرگز نیست نہیں ہو سکتی۔فقط اتنا ممکن ہے۔کہ اُسکی صورت بدل جائے یا وہ ہماری نظر سے غائب ہو جائے۔ان دو دعووں کا نتیجہ یہہ ہوا۔کہ دُنیا میں نہ کوئی چیز بڑھ سکتی ہے اور نہ گھٹ سکتی ہے اس سے بڑھکر یہہ کہ دُنیا میں نہ تو کوئی چیز کبھی بڑھی اور نہ گھٹی۔ہمیشہ سے دنیا اتنی ہی چلی آئی اور تا ابد اتنی ہی چلی جائیگی۔یہہ عقلی دعوے ہیں اور کوئی انکو غلط ثابت نہیں کر سکتا اگر آپ غلط ثابت کر دیں۔تو راقم الحروف آپکا شکریہ ادا کریگا۔لیکن محض **عقل** سے ثابت کیجئے۔**ایمان** کو کام میں نہ لایئے ؞

پس خلاصہ یہہ ہوا کہ اگر خدا ہے تو وہ ازلی ہے اور اگر دنیا ہے تو وہ بھی ازلی ہے۔اس کے جواب میں یہہ کہا جاتا ہے۔کہ نہیں دو ازلی نہیں۔بلکہ ایک ہی ازلی ہے یعنی خُدا۔اور دُنیا اسکی پیدا کی ہوئی ہے لیکن یہہ عقل میں نہیں سماتا۔خلق تو کوئی شے ہو نہیں سکتی نیستی میں سے ہستی متخرج نہیں ہو سکتی۔پس اگر یہہ ماننا چاہیں کہ خدا نے دنیا کو پیدا کیا ہے۔تو یہہ بھی ماننا پڑیگا۔کہ نیست میں سے ہست نہیں کیا۔بلکہ اپنی ہی پاک ذات کے ایک حصہ کو دُنیا کی صورت میں کر دیا ہے۔پس خُدا کے حصے اور ٹکڑے ہو گئے۔یعنی ایک حصہ خدا کہلاتا ہے۔اور ایک حصہ دُنیا۔اور اگر یہہ نہیں تو خلافِ عقل یہہ ماننا پڑیگا۔کہ نیستی میں سے ہستی برآمد ہو سکتی ہے۔یا تو یہہ مانو کہ کُل موجودات کے مجموعے کا نام خُدا ہے۔اور انسان آفتاب ماہتاب زمین وغیرہ خدا کے حصے ہیں۔اور یا یہہ مان لیں کہ خُدا میں نیستی میں سے ہستی برآمد کرنے کی **طاقت** ہے۔یہہ دو تو باتیں خلافِ عقل ہیں۔اور تیسری صورت کوئی نظر نہیں آتی۔اگر کوئی ہو۔تو آپ ہمیں اس سے آگاہ کریں۔اور خُدا کے حصے کریں یا دُنیا کو خدا اُس یا خدا میں عقل کے خلاف ایک طاقت قائم کریں ؞

یاد رہے کہ ہم نے یہاں تثلیث کا کوئی ثبوت نہیں دیا۔بلکہ منیتر **فیض کے نمبروں** میں دے

چکے ہیں۔ ہم نے یہاں پر فقط یہہ ظاہر کیا ہے۔ کہ ایک وقت جو خاص مسئلہ تثلیث کے ساتھ مخصوص سمجھی جاتی ہے حقیقت میں اسکو اس مسئلہ کے ساتھ کوئی خاص لگاؤ نہیں۔ بلکہ وہ دقت تو خدا کی ہستی کے ماننے ہی سے پیدا ہو جاتی ہے۔ اور جتنے عقلی اعتراض مسیحی مذہب کے خلاف ایجاد کئے جاتے ہیں۔ انکا مسیحی مذہب کے ساتھ کوئی خاص تعلق نہیں۔ بلکہ وہ اعتراض تمام مذاہب پر یکساں عاید ہو سکتے ہیں۔ اتنا تو ظاہر ہوا کہ ایک بڑا اعتراض جو مسیحی مذہب کے خلاف پیش کیا جاتا ہے دین اسلام پر بھی عاید ہوتا ہے ٭

مائی ڈیر شوکت!!! آپکا یہہ فرمانا کہ دو شے یا تین شے ایک ہو نہیں سکتی اور تثلیث تعدد پیدا کرتی ہے۔ اور توحید نفی تعدد پر اور تولد و ظہور و خروج سے مکانیت تفرق غیریت اور حرکت لازم آتی ہے۔ یہہ سب سچ ہے۔ مگر فقط اشیا کی نسبت نہ کہ ذات الٰہی کی نسبت۔ ظاہر ہے۔ کہ جب خدا کی ذات کی نسبت کہا جائے۔ کہ تثلیث و وحدت دونوں حقیقی ہیں اور تین اقنوم ہیں اور پھر ایک خدا **واحد** ہے۔ اور بیٹے نے باپ سے تولد پایا۔ اور روح القدس باپ اور بیٹے سے ظہور و خروج کرتا ہے۔ تو ان الفاظ سے ذات پاک کو لوازم جسمانیہ جیسا حد و قبل بعد اتحاد حلول غیریت۔ مکان حرکت وغیرہ لازم نہیں آتے۔ اس دلیل سے کہ خدا کی ذات اور ہے۔ اور مخلوق و اشیا کی ذات اور ہے۔ اور مقابلہ کرنے میں تبھی حرف اسوقت درست نکلتا ہے۔ کہ جب مشبہ اور مشبہ بہ دو نو ایک جنس ہوں۔ مثلاً آدمی کا آدمی سے مقابلہ کیا جائے۔ پس اگر خدا آدمی یا کسی اور مخلوق یا شے کی مانند ہوتا تو ان الفاظ سے جیسا انکی نسبت ویسا ہی اس کی نسبت بھی لوازم جسمانیہ لازم آتے اور توحید فی التثلیث محال ہوتی۔ لیکن اس صورت میں کہ ذات اقدس الٰہی سب مخلوقات سے بے نہایت اول و اعلےٰ ہے۔ تو اسکی ذات پاک کو انکی ذات سے **مقابلہ** کرنا اور کہنا کہ فلان بات اس لحاظ سے کہ مخلوق میں محال ہے تو خالق میں بھی غیر ممکن ہوگی محض غلط ہے۔ عقل صحیح قبول کرتی ہے۔ کہ جو بات ذات مخلوق میں غیر ممکن ہو شاید ذات خالق میں ممکن ہو۔ لیکن اس صورت میں کہ عقل انسانی کُنہ ذات باری تعالےٰ کو درک نہیں کر سکتی ہو پس عقلاً کوئی نہیں کہہ سکتا ہے کہ ذات باری کیسی ہے؟ اور اسکی نسبت کیا ممکن اور کیا محال ہے۔ و اس بارہ میں انسان کلام الٰہی و الہام ربانی کا پابند و مقید ہے۔ اور صرف اتنا ہی معلوم کر سکتا ہے۔ جتنا خدا نے اپنے پاک کلام میں بیان فرمایا ہے۔ اور اسکا تسلیم کر لینا واجب و لازم ہے۔ بعض صفات الٰہی موجودات میں اور عقل و انصاف دلی میں بیان ہوئی ہیں۔ مثلاً کہ وہ واحد و خالق قدیم و قادر و علیم و عادل و رحیم و رب اور مقدس ہے۔ پس کہہ سکتے ہیں۔ کہ محال ہے کہ خدا میں ایک ایسی صفت ہو یا وہ ایک ایسا کام کرے کہ ان صفات کے مخالف و ضد ہو لیکن تعلیم تثلیث سے نہ وحدت اور نہ کوئی اور صفت باطل ہوتی ہے تثلیث صفات سے نہیں۔ بلکہ اسرار ذات لایدرک میں سے ہے۔ پس آپکا یہہ فرمانا کہ تثلیث ان چیزوں میں سے ہے جنہیں عقل درک نہیں کر سکتی۔ محض خوش فہمی ہے۔ ہم نے ابھی ثابت کیا ہے۔ کہ موجودات میں بہت چیزیں ہیں جنکے ادراک میں عقل عاجز ہے۔ پس اسرار الٰہی کو کسطرح دریافت کر سکتی ہے؟ **فی الجملہ** اب نیاز مند اس دل آویز سلسلہ (جو کہ تثلیث مقدس کے بارے میں ہے) کے ختم کر دینے کا ارادہ رکھتا ہے۔ امید ہے کہ ہمارے بعض نازک مزاج ناظرین خصوصاً ہمارے قدیمی معزز دوست جناب مولینا مولوی احمد حسن صاحب شوکت طوالت کے سبب سے گھبرا گئے ہونگے ٭

چونکہ ہمارے قدیمی کرمفرما شوکت صاحب عین وجود باری میں کثرۃ فی الوحدت بحالات مختلفہ کے مخالف ہیں۔ لہذا یہاں پر جناب سے ہمارے چند سوال ہیں۔ امید ہے کہ جناب والا متوجہ ہونگے۔ ان سوالات کے جوابات سے ہمیں صاف معلوم ہو جائیگا کہ آپنے ذات باری کی کہانتک تحقیق کی ہے ٭

اول یہہ کہ کیا کسی شے کا علم بلا اثر حس یا ضرورت اس کی ہستی کے ہو سکتا ہے۔ اگر ہو سکتا ہے تو آپ کوئی نظیر پیش کریں۔ یا یوں سہی کہ کیا کوئی شے بغیر اپنی متعدد صفات مخصوصہ کے قائم ہو سکتی ہے۔ اگر ہو سکتی ہے۔ تو آپ نظیر پیش کریں۔ ورنہ مان لیں کہ بذریعہ متعدد صفات کے عین ہر شے میں کثرت ہے ٭

دوم کیا صفت واحدہ سے متفرق اقسام کے ظہور بھی سرزد ہو سکتے ہیں۔ مثلاً طاقت عاملہ سے قدرت خالقہ کا یا قدرت خالقہ سے کار ارادہ کا ظہور ہو سکتا ہے وغیرہ وغیرہ آپ نظیر شے یہاں بھی پیش کریں اگر پیش فرما سکتے ہیں ٭

سوم کیا ذات کو بھی بضرورت جامعیت صفات ہی کے ہم نہیں دیکھتے اور اس کا بھی مانند ہر احدہ صفت یا مظہر شے کے ایک ہی ظہور یا کام نہیں پاتے یعنی صرف جامعیت صفات شے کا۔ تو پس اسکو دیگر صفات پر فوق کون سا ہے (موصوف در اصل مرکز کا نام ہے اور مرکز ساتھ مخصوص ہونے غالب ظہور ہر صفت کے بدل جاتا ہے یعنی جب **عدل** کو تقدیم ہے تو مرکز عدل میں جا ٹھہرتا ہے۔ اور جب **رحم** کو تقدیم ہے تو رحم میں وغیرہ وغیرہ) ٭

اب یا تو آپ کوئی شے بلا متعدد مظہرات یا صفات عینی کے دکھائیں۔ یا صفات سے ماسوا کوئی شے عین شے میں نشان دیں۔ ورنہ کثرت فی الوحدت کے بدون وحدت محض کو صرف تام عدد یا فعل یا نفی مطلق کا تسلیم کریں۔ یا اور کوئی گریز کی راہ اگر پاتے

ہو۔ تو اسکو بتائیے۔ کہ کونسی ہے۔ ورنہ دیکھ لیجئے کہ **توحید محض** کی جھوٹی شیخی کس مصرف کی ہے؛

مائی ڈیر اور عزیز معزز شوکت!! ہم اسوقت مسئلہ تثلیث کو ثابت نہیں کر رہے ہیں۔ بلکہ صرف اس اعتراض باطل فلاسفی ہی کو رد کرتے ہیں۔ جو کثرت فی الوحدت کو مختلف صورتوں میں بھی ناممکن بتا کر مسئلہ تثلیث فی التوحید کی مخالفت کرتا ہے۔ ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ یہہ تثلیث **درجات صفاتیہ** کی ہے۔ یا عکس نندہ عین خود در خود کی مگر اسقدر کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہہ مسئلہ ابہامیہ مطلق نہیں۔ جو قابل ایمان نہو۔ بلکہ بدل اس تعلیم کے ہمکو کمال حیرانی ہوتی ہے۔ کہ شخص واحد آن واحد میں انتقام و صلح جوئی کیونکر کرسکتا ہے۔ اگر کہو۔ کہ عدل و رحم سے یہہ ہر دو متفرق کام آن واحد میں بن سکتے ہیں تو باخراج دیگر صفات کے ہرگز نہیں۔ اور اگر یہہ ہر دو دوسری صفات کی مرکز بن جائیں۔ تو پھر ان دو شخصوں کی حاجت ظاہر ہے۔ نہ واحد شخص کی؛

یہہ ایک بالبداہت بطلان ہے۔ کہ صفات شے کی نہ عین ہیں نہ غیر کیونکہ عین عین شے واحد ہو ہی نہیں سکتی اور غیر اسکو دہی کہیے جو بغیر ان کے وجود شے کو ثابت کرسکے۔ فعل مانند خاصہ کے لازم الظہور شے نہیں لہٰذا وہ اختیاری ہو کر ظہور نہیں بھی کر سکتا۔ مگر فاعل کسی کا کبھی متعلق نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جوہر فرد میں الحاق اور اخراج ناممکن مطلق ہے؛

باقی پانچویں نمبر میں

راقم

ثالث بالخیر

بانس۔ جو بیس گھنٹے میں ۲ فیٹ بڑھ جاتا ہے؛

لٹریچر اینڈ یوتھ

اگست ۲۲۔ پطرس اور یوحنا۔ اعمال ۴: ۱۱-۲۱

〃 ۲۳۔ ستفنس اعمال ۷: ۵۴-۶۰

〃 ۲۴۔ فلپس اعمال ۸: ۱-۱۸

〃 ۲۵۔ پولس اعمال ۹: ۲۲-۳۰

〃 ۲۶۔ یعقوب اعمال ۱۲: ۱ و ۲

〃 ۲۷۔ قیصر کے گھرانے فلپیوں ۴: ۲۱-۲۳

〃 ۲۸۔ ہندوستان میں مسیح پر دلیر گواہوں کی ضرورت عبرانیوں ۱۱: ۳۲-۴۰؛

آخری مردم شماری میں سے معلوم ہوا کہ ہندوستان میں فی صدی ایک مسیحی ہے۔ اس سے دل میں یہہ خیال آتا ہے کہ گویا ہم میں سے ہر ایک کے سامنے یہہ کام درپیش ہے کہ ۹۹ شخصوں کو اپنے خداوند یسوع مسیح کے پاس لے آئے۔ اگر ہم قدیم کلیسا کی طرح ہلادر بن جائیں تو یہہ کام پورا کیوں نہ ہوگا؛ اس ہفتہ کے مضامین سے دو سبق پیدا ہوتے ہیں یعنی؛

(۱) کیا امیر کیا غریب کیا عالم کیا جاہل غرض سب مسیحی اس کام کے لئے بلائے گئے ہیں۔ (۲) ذیل کی باتیں ضروری ہیں؛

(۱) مسیح سے یہاں تک محبت رکھنا کہ ہم مجبوراً اُسپر گواہی دیں۔ اعمال ۴: ۲۰؛

(۲) گنہگاروں سے محبت رکھنا اور اُنپر رحم کرنا اعمال ۷: ۶۰؛

(۳) ہر روح القدس کی ہدایت پر فرمانبرداری کرنا۔ اعمال ۸: ۲۶-۳۹؛

(۴) کلام اللہ کا علم۔ اعمال ۷: ۱-۵۳؛

(۵) کسی طرح کی تکلیف یا بے عزتی سے نہ ڈرنا بلکہ موت تک وفادار رہنا۔ اعمال ۵: ۴۰ و ۴۱ زبور ۱۲: ۲؛

ولایت میں ایک بہت مشہور تصویر ہے۔ مسیح دروازے کے باہر کھڑا ہو کر کھٹکھٹا رہا ہے۔ اور سر پر کانٹوں کا تاج رکھا ہوا ہے۔ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض جگہ کانٹے نہیں ہیں انکی جگہ پھول ہیں جب مصور سے پوچھا گیا کہ یہہ پھول کیوں ہیں اُس نے کیا اچھا جواب دیا جب کوئی شخص مسیح کو دل کے اندر آنے دیتا ہے تو ایک کانٹا نکل جاتا ہے اور اُس کی جگہ ایک پھول پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جب تمام دنیا کے لوگ مسیح کو قبول کر لینگے تو وہ پورا تاج پھولوں کا تاج ہو جائیگا؛

ہم روز یہہ دعا مانگیں کہ اے خداوند مجھے اپنی پاک روح سے معمور کر تاکہ میرے ذریعہ سے تیرا رنج دور ہو جائے اور گنہگاروں کی توبہ کی خوشی تجھے حاصل ہو۔ لوقا ۱۵: ۶ و ۷ یسعیاہ ۵۳: ۱۰؛

ہر ممبر کسی دلیر ہندوستانی مشنری کا مختصر بیان کرے اور یہہ سوال کیا جائے کہ ہم کس طرح اُن کے نمونے پر چلکر انجیل کی روشنی پھیلائیں؛

خط و کتابت پادری ٹی۔ گریم۔ ہیلی وزیر آباد سے کرنی چاہیے؛

از روئے مردم شماری ۱۹۲۱ء ہندوستان میں بیوہ عورتوں کی تعداد دو کروڑ اٹھاون لاکھ انیس ہزار نو سو چھتیس ہے۔ اور نکی تعداد کا کی لاکھ دس ہزار چار سو ہے۔ بیوہ عورتوں کی تعداد مشرح عمر ذیل ہے

	تعداد
عمر ایک برس	۱۰۶۴
ایک برس سے دو برس تک	۱۲۱۷
دو سے تین برس	۲۲۷۱
تین سے چار برس	۴۶۴۳
چار سے پانچ برس	۱۰۷۲۲
پانچ سے دس برس	۹۵۷۹۱
دس سے پندرہ برس	۲۷۵۹۶۲
پندرہ سے بیس برس	۵۲۲۸۹۴
میزان کل	۹۱۴۴۰۱۴

واقعات و کوائف

گرم پانی کے وصف: - گرم پانی کے فائدے بہت سے ہیں - مثلاً پھیپھڑوں کی سوزش - گلے کے درد اور بائی کے درد کے رفع کرنے میں گرم پانی سے بڑھکر اور کوئی چیز مفید نہیں ہوتی بشرطیکہ وہ تھوڑا اور عمدہ طور سے استعمال کیا جاوے - اگر ایک ہی دفعہ پاؤں اور گردن کے پیچھے گرم پانی لگایا جائے تو سر کا درد عنقریب ہمیشہ کے لئے جاتا رہتا ہے - دانت کے درد یا ناس کے درد میں اگر تولیہ کو لمبی لمبی تہ کر کے گرم پانی میں بھگو دیں اور نچوڑ کر درد کی جگہ لگا دیں تو اکثر فوراً آرام آجاتا ہے اگر کسی لڑکے کی پسلی چلنے لگے تو فلالین کی لمبی دہجی گرم پانی میں بھگو کر نچوڑ لینی چاہئیے اور بچہ کی گردن کے چاروں طرف سینک دینا چاہئیے ایسی حالت میں بعض اوقات دس منٹ میں فائدہ ہوا ہے +

ڈاکٹر ڈوئی لندن میں - ڈاکٹر ڈوئی جو اپنے کو دس کیتھلک فرقہ کے مسیح موعود کہتے ہیں ۱۰ - جون کو لندن پہنچے یہہ تمام جگہوں سے گھوم کر انگلستان میں وارد ہوئے یہہ اپنے کو ایک پیغمبر سمجھتے ہیں انکی خبر سنکر سٹیشن پر صرف دو آدمی موجود تھے انہوں نے اور رسل ہوٹل میں قیام کرنا چاہا مگر ان کو ٹھہرانے سے انکار کیا گیا اس کے بعد ایسٹن ہوٹل میں گئے مگر داخلہ کے بعد ہی منیجر سے ایک شخص نے کہا کہ یہہ بادشاہ کے خلاف مجرم ہے اور انکا خاندان بھی ساتھ ہی - منیجر نے فوراً ہوٹل سے نکلجانے کا حکم دیا اور نکلکر ڈاکٹر ڈوئی اپنے ایک پیرو کے مکان میں گئے جو پہلے بائسکل رکھنے کی جگہ تھی +

دوپہر کے بعد ایک جلسہ ہوا بہت کم لوگ آئے اور صرف پانچ آدمی ٹکٹ داخلہ کی وجہ سے آئے ان کی بغل میں پولیس افسر بیٹھا ہوا تھا کہ اگر کوئی سخت الفاظ استعمال کریں تو فوراً گرفتار کرلئے جائیں انکی اسپیچ کے وقت لوگ بلا امتیاز تمسخر اور مضحکہ کرتے تھے اس کے روکنے کو ڈاکٹر ڈوئی نے کئی مرتبہ پولیس کو اشارہ کیا مگر وہ بھی ہنس پڑتے تھے - بہر حال رو پیٹ کر یہہ جلسہ ختم ہوا اور صرف دو روز کے لئے لنڈن میں ٹھہرنے کو انہیں ایک مکان دیا گیا ۱۲ - تاریخ کو وہ گمنام طریقہ سے کشتی پر روانہ ہو گئے ایسے شخص کو جو اپنے کو بے وجہ بڑا خیال کرتا ہے ایسی ہی تکلیف ملتی ہے یہاں سے وہ امریکہ جانے والے ہیں مگر وہاں کے قانون کے مطابق یہہ وہاں داخل بھی نہ ہونے پائیں گے دو سال گذرے کہ یہہ ایک مرتبہ لنڈن میں آئے تھے مگر اسوقت انپر استغنا خیالی سوار نہیں تھی + (صلح کل)

سر ولیم رٹیگن مرحوم - سر ولیم رٹیگن ممبر پارلیمنٹ کے وفات کی خبر ولایت سے رویٹر نے سنائی ہے - آپ موٹو کار پر سوار تھے جسپر سخت حادثہ گذرا کہ آپ مر گئے - سر ولیم کی وفات پر شمالی ہند میں افسوس ہوگا - پنجاب میں معمولی حیثیت سے آپنے اسقدر اعلےٰ ترقی کی تھی کہ بہت کم بارسٹروں کے حصہ میں آتی ہے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری چھوڑ کر بارسٹری پاس کی جسمیں لکھکھا روپیہ پیدا کیا جج چیف کورٹ پنجاب حاصل کی اعلےٰ خطاب ملا اور ولایت پہونچکر ممبر پارلیمنٹ ہوئے - خالصہ کالج کے بانیوں میں آپ بھی تھے کہ اسکے اول پریسیڈنٹ تھے - بیٹے آپ کے جج چیفکورٹ لاہور ہیں جہاں سر ولیم کی وفات پر بہت افسوس ظاہر کیا جاتا ہے - یوں تو کوئی سواری خطرہ سے خالی نہیں مگر موٹو کار سے اس عرصہ میں کئی حادثہ سننے میں آئے ہیں - باوجود خطرناک سواری ہونے کے اسکی بھی دوڑ کی جاتی ہے اور باہم ہار جیت ہوتی ہے +

(از ہندوستانی)

بجلی کی عجیب طاقت - شہر جیرسی میں ایک اندھیری اور طوفان کے موقع پر ایک شخص ایک درخت کے نیچے سے گذر رہا تھا کہ وہ بجلی کے گرنے سے مارا گیا اُس کے چہرہ پر درخت کی تصویر صاف طور پر کھنچ گئی - بجلی کی ایک نئی طاقت اب معلوم ہوئی ہے +

ضعیف الاعتقادی نے جنوبی افریقہ کے بوئیروں پر بڑا تسلط جمایا ہوا تھا - اور اب تک بھی وہی حال ہے - نجومیوں نے پیشگوئی کی ہے - کہ جنوبی افریقہ میں اب چودہ سال تک فارغ البالی رہیگی بوئر کسان اس پیشگوئی کو سنکر بہت خوش ہو رہے ہیں +

مقام منمار کے ڈسٹرکٹ ٹریفک انسپکٹر کے دو یورپشین ترکے شکار کیلئے جنگل میں گئے - پہاڑی کے درمیان میں انہیں چار آدمی مصلح ملے جنہیں بھیل شکاری سمجھکر وہ بات چیت کرنے لگے لیکن وہ آدمی ڈاکو تھے جنہوں نے دونوں یورپشین نوجوانوں کی بُری گت بنائی اور انکی بندوقیں وغیرہ چھین چھانکر چلتے بنے - مضروب مشکل سے رینگتے ہوئے ایک گاؤں میں پہنچے جہاں کے باشندوں نے اُنہیں اُن کے باپ کے یہاں پہنچا دیا - ممالک متوسط میں ڈاکو کثرت سے ہیں - جو انگریزوں اور دیسیوں کے ساتھہ یکساں برتاؤ کرتے ہیں +

انگریزی مخبروں کے ذریعہ سے یہہ خبر مشہور ہو رہی ہے کہ تبت والے جوں جوں راستہ چھوڑتے جاتے ہیں توں توں سامان خورد و نوش کو خراب کرتے جاتے ہیں - نہ معلوم یہہ افواہ کہاں تک صحیح ہے جہاں تک معلوم ہوا ہے - تبتی آدمی بڑے رحیم اور زندہ دل سنے جاتے ہیں نہ معلوم بیچاروں کا انجام کیا ہوگا +

نئی اور دلچسپ کتابیں

مطبوعہ کرسچن لٹریچر سوسائٹی

کتاب		صفحے	قیمت
ویدوں کی دیوتا پرستی		۲ صفحہ	۳ پائی
وشنو کے دس اوتار		۱۲۸ "	/۲
تیرتھ		۳۴ "	۶ پائی
ویدوں کی قربانیاں اور چڑھاوے		۲۰ "	۳ "
ویدوں کی ازلیت و ماہیت		۱۶ "	۳ "
تاریخ طاعون		۴۲ "	۶ "
جھوٹی و سچی خیرات		۱۶ "	۳ "
انگریزوں کے خانگی حالات باتصویر		۱۳۰ "	/۲
انگلستان کی مختصر تاریخ	باتصویر	۹۴ "	/۱
جاپان	باتصویر	۹۲ "	۳ پائی
سیر ہندوستان	باتصویر	۱۵۲ "	/۶
شریف بیبیاں	"	۸۸ "	۳ پائی
رشیوں کا آبائی وطن		۵ "	/۱
مسیحی مذہب کے ابتدائی حالات		۱۳۴ "	/۲
صفائی کی ضرورت		۱۶ "	۳ پائی
آیندہ زندگی کیا آواگون یا ابدی زندگی ہے		۶۶ "	/۱
بچوں کی پرورش		۱۶ "	۳ پائی
مہارانی وکٹوریا ... رنگین تصاویر		۲۰ "	/۲
قدیم رشیوں کا تذکرہ	باتصویر	۱۰۸ "	/۱
پرستش حیوانات		۱۶ "	۳ پائی
حکایات۔ باتصویر۔ بچوں کے لئے		۸۴ "	/۱
کشف الحقائق۔ مسیحی دین کے عقلی ثبوت		۲۹۱ "	/۸
مسیح کی تعلیم		۳۱۹ "	/۴

معذرت نامہ سقراط جس میں حکیم سقراط اور فلسفہ یونان کا حال بھی درج ہے ...... /۸

روحتہ الکبریٰ کی آتشزنی۔ قیصر نیرو کے زمانے یعنی پہلی صدی مسیحی کا ایک تاریخی ناول۔ ۱۸۰ صفحہ /۶

طیطس یعنے رفیق صلیب ایک قصہ کے پیرائے میں خداوند مسیح کی زندگی اور موت کے حالات ... صفحہ /۶

یوبیاس لگاستی چوتھی صدی مسیحی کا قصہ ... /۶

سورج چاند ستارے۔ علم ہیئت کا رسالہ باتصویر /۸

ایلیاڈ اور اڈسے کا قصہ معہ تذکرہ ہومر ملک الشعراء کے یونان و یونانیوں کا علم الاصنام ...... /۴

درخواستیں اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب رلیجس بک سوسائٹی لاہور کے نام آنی چاہئیں

رسید زر

ڈاکٹر ایچ۔ مارٹن۔ نیوٹن جلالپور جٹان	۸/
بابو پرایا ناتھ	۸/
مشن ہائی سکول گجرات	۸/
پادری جے۔ لیمپرڈ بلا گھاٹ	۸/
لالہ گوبندرام چینوٹ روڈ	۸/
مسٹر عبدالرحیم صدیقی	۸/
مس ورومن دہرہ دون	۸/
مسٹر استیفان صوبہ سنگھ صاحب	۱۱/

ضرورت

جھنگ بار کے دیہاتی سکولوں کیلئے چند مدرسوں کی ضرورت ہے۔ مڈل پاس کو عہ۔ پرائمری پاس کو ۸ روپیہ تنخواہ کے علاوہ ۲/ فی لڑکا (علاوہ دس روپیہ کے) الاؤنس دیا جاویگا۔ صرف مسیحی مدرس درخواست کریں۔

وارث الدین
نیجر مدارس مشن گوجرہ ضلع جھنگ

پرسبٹیرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

اطلاع دیجاتی ہے

کہ پرسبٹیرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ و ترقی پذیر ہے تجربہ کار صاحبان کی طرف سے اس بات پر حکمتانہ شہادت ہے ستاون برس کے اندر اس فنڈ نے قریباً ستر ہزار روپیہ خرچ کر کے پنشن دیا ہے اور اس وقت سرکاری نوٹ کے ذریعہ سے قریباً بیالیس ہزار روپیہ بطور پونجی رکھا ہوا ہے کوئی اور پنشن فنڈ ایسے سستے طور سے بیمہ نہیں دیتا اس میں ہر ایک مسیحی اپنی بیوی بچوں کے لئے پنشن کی تجویز کر سکتا ہے۔ جس کسی کو چاہئے منیجنگ ڈائرکٹر خوشی سے اس فنڈ کی بابت پوری خبر دینگے

درخواست کی جاتی ہے کہ جو اس فنڈ میں شریک ہوں اُن دوستوں کے نام اور پتہ جن کو وہ اس فنڈ میں شریک کرنا چاہتے ہیں ڈائرکٹر صاحب کے پاس بھیجیں ؛

المشتہر
پادری ڈبلیو جے۔ کلارک منیجنگ ڈائرکٹر
سہارنپور

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ ۱۱/ ۸
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک " ۸/ ۸ " ۸/ ۸
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی ؛

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
چوتھائی کالم	۸/	۸	عہ
نصف کالم	۸	عہ	ہہ
پورا کالم	۸	ہہ	صہ
پورا صفحہ	۸	صہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۸/ لیکن ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کیلئے نہ لیا جائیگا؛

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں ؛

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویردار سنڈے سکول بلا محصول عہ
معہ محصول ۸ عہ
قیمت سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ اڈیٹر و نیجر نور افشان کیواسطے مشن پریس لودیانہ میں ایم۔ دائیلی کے اہتمام سے چھپا